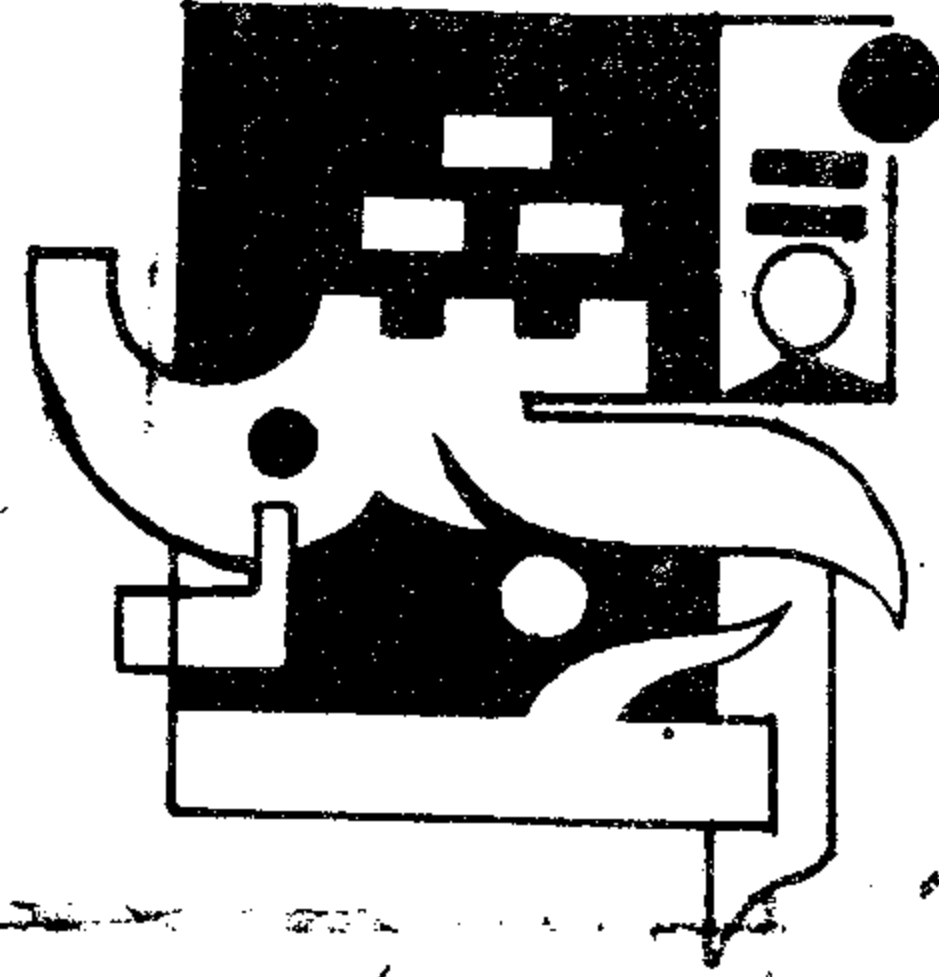


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سینٹ میں نفاذ شریعت کا بل



نی منتخب حکومت کا سب سے اولین قومی و ملی فریضہ یہی تھا کہ وہ اپنی ساری توجہات فوری طور پر شریعت اسلامیہ کے مکمل نفاذ اور قرآن و سنت کی مکمل بالادستی پر مبذول کرتی کہ یہی قیام پاکستان کا اساس تھا اور اسی نام پر آٹھ سال مارشل لاء مستط رکھا گیا۔ اسی نام پر صدر پاکستان نے ۱۹ دسمبر ۸۸ کو ریفرنڈم کے ذریعہ قوم سے اعتماد حاصل کیا۔ اور انہی وعدوں پر انتخابات میں امیدواروں نے ووٹ حاصل کئے۔ مگر واضح ہے کہ ساری توجہات کا محور مارشل لاء، کرسیاں جمہوریت اور سیاسی پارٹیوں جیسے مسئلے تو بن گئے مگر اسلامی نظام کا جو رہا سہا چرچا تھا وہ بھی پس منظر میں ڈال دیا گیا۔ سہر دست ان تفصیلات میں گئے بغیر یہاں ہم اس بل کا متن پیش کر رہے ہیں جو محذومی مولانا قاضی عبداللطیف صاحب سینٹر اور احقر کی طرف سے سینٹ کے پہلے اجلاس کے آخری دن ۱۳ جون کو پیش کیا گیا۔ حکومتی حلقوں کے رد و قدح اور لیت و لعل کے باوجود محررین بل اور مؤیدین کے زور اور مدد مل قراریر اور سینٹ کے عام ارکان کی تحسین و تائید کے بعد چار و ناچار حکومت نے اسے کارروائی کے لئے شامل کیا اور اسے سٹیڈنگ کمیٹی کے سپر وکر دیا گیا۔ اخبارات میں تفصیل قوم کے سامنے آئی ہیں۔

الحمد للہ کہ قیام پاکستان اور قرار داد مقاصد کی منظوری کے بعد یہ پہلا ایک اہم مرحلہ ہے جس سے شریعت اسلامیہ کی بالادستی کے لئے ملک کے ایک اہم ترین ایوان (سینٹ) کے ذریعہ بھی ایک مینڈیٹ (اعتماد و تائید) حاصل ہوا۔ سجا طور پر پڑھے لکھے باخبر حلقے اسے ایک عظیم کامیابی قرار دے رہے ہیں۔ بہت سے علماء کرام، دوستوں، دینی تنظیموں اور دینی درو سے سرشار مسلمانوں نے مجھے ناچیز گناہ گار کو بھی مبارکباد اور تہنیتی کلمات سننے نوازا ہے۔ مگر یہ تو محض خداوند کریم کے فضل و کرم کا کثر شہ ہے۔ اور اسی کی توفیق پر ہے ہم ہرگز اس کے سزاوار نہیں مگر اصل خوشی تو ایوان سے اس بل کی منظوری اور ملک میں مکمل طور پر نفاذ پر ہوگی۔ جس کے لئے پوری قوم کو متحد و منظم ہو کر آواز اٹھانی ہوگی۔ اور اصل امتحان اور آزمائش تو اب حکومت کی ہے۔ کہ وہ مختلف تاخیری حربوں، جیلوں اور شہا طرانہ تھکنڈوں سے اس بل کو ٹالتی ہے یا پھر خدا اور رسول ﷺ اور قوم سے کئے گئے وعدوں کے مطابق اسے جلد از جلد منظور کر دے کہ نفاذ کرتی ہے۔ بہر حال نفاذ شریعت

کے اس بل نے موجودہ حکومت کو ایک پورا ہے پر لاکھڑا کیا ہے۔ دیکھتے وہ سرخرو ہوتی ہے یا پھر.....

سینٹ میں پیش کئے جانے کے لیے ایس بل ملک میں نفاذِ شریعت

— چونکہ قرارداد مقاصد کو جو کہ سابقہ دساتیر میں بطور تمہید کے رکھا گیا تھا۔
— جناب صدر مملکت نے اپنے صدارتی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے دستور مستقل کا حصہ قرار دے دیا۔
— اور چونکہ قرارداد مقاصد میں اس ملک کا حاکم اعلیٰ تشریعی اور تکیوینی دونوں حیثیتوں سے رب العالمین خالق کائنات کو تسلیم کیا گیا ہے۔
— اور چونکہ یہ ملک مسلمانوں کی اعلیٰ زندگی کو قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔

— اور چونکہ اس ملک کے باشندوں کے ساتھ یہ عہد کیا گیا ہے کہ یہاں قرآن و سنت کا قانون زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور نافذ ہوگا۔
— اور چونکہ موجودہ ریفرنڈم اور انتخابات میں عوام نے صدر مملکت اور پارلیمنٹ کو شریعت کے عملی نفاذ کے لئے منتخب کیا ہے۔
— لہذا اب وہان سینٹ اپنے آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے حسب ذیل قانون وضع اور منظور کرتا ہے۔

ابتدائیہ

اور عہدِ نفاذ

تاریخ نفاذ

نام (دفعہ نمبر ۱)

الف۔ یہ قانون نفاذِ شریعت کے نام سے موسوم ہوگا۔

ب۔ یہ قانون منظوری کے مراحل طے کرنے کے بعد فوری طور پر نافذ ہوگا۔

ج۔ یہ قانون اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام علاقوں اور تمام باشندوں پر نافذ ہوگا۔

البتہ غیر مسلم باشندوں کے شخصی معاملات اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

شریعت کی قانونی تعریف

دفعہ نمبر ۲

الف۔ شریعت سے مراد دین کا وہ خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین محمدؐ کے واسطے سے اپنے بندوں کے لئے مقرر کیا ہے۔

ب۔ شرعی قوانین کا اصل ماخذ قرآن کریم اور سنت رسولؐ ہے۔

ج۔ اجماع امت کو قرآن اور سنت نے حجت قرار دیا ہے اس لئے جو قانون اجماع امت سے ثابت اور مانجوز ہو وہ بھی شریعت کا قانون ہے۔

د۔ جو احکام امت کے معتد اور مستند تہدین نے قرآن اور سنت اور اجماع کے قواعد اور ضوابط معینہ کے مطابق مستنبط کر کے مدون کر رکھے ہیں وہ بھی شریعت ہی کے قوانین ہیں۔ اس لئے کہ قیاس اور اجتہاد کو بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور اجماع کے خلاف ہو قرآن اور سنت نے حجت قرار دیا ہے۔

شریعت کی بالادستی

(دفعہ نمبر ۳) منقہ کوئی ایسا قانون یا قرار دار منظور نہیں کر سکے گی جو شریعت سے احکام کے خلاف ہو۔ اگر ایسا کوئی قانون یا قرار دار منظور کر لی گئی تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔ اور چیلنج کے فوراً بعد عدالت کے آخری فیصلہ تک اس پر عمل درآمد ملتوی ہو جائے گا۔ (دفعہ نمبر ۴) ملک کی تمام عدالتیں ہر قسم کے مقدمات بشمول مالی وغیرہ کے شریعت کے مطابق کئے گئے فیصلوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔

(دفعہ نمبر ۵) وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار سماعت و فیصلہ بلا کسی استثناء ہر قسم کے مقدمات پر عادی ہوگا۔ اور عبوری دستور حکم ۱۹۸۵ء کے دستوری ترمیم کے ذریعہ لگائی گئی پابندیاں فوراً ختم کر دی جائیں گی۔ (دفعہ نمبر ۶) انتظامیہ کا کوئی بھی فرد بشمول صدر مملکت اور وزیر اعظم کے شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا۔ اگر ایسا کوئی حکم دے دیا گیا ہو تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔

(دفعہ نمبر ۷) حکومت کے تمام اہل بشمول صدر مملکت شرعی عدالت کا فیصلہ ملک کے عام دوسرے باشندوں کی طرح یکساں طور پر نافذ ہوگا اور کوئی بھی ملک کا باشندہ اسلامی قانون عدل کے مطابق عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوگا۔

(دفعہ نمبر ۸) مسلمہ اسلامی فرقوں کے شخصی معاملات ان کے اپنے اپنے فقہی مسلک کے مطابق طے کئے جائیں گے۔ (دفعہ نمبر ۹) غیر مسلم باشندگان مملکت کو اپنے بچوں کے لئے مذہبی تعلیم اور اپنے ہم مذہبوں کے سامنے اپنی مذہبی تبلیغ کی آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون کے مطابق کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(دفعہ نمبر ۱۰) تمام عدالتوں میں حسب ضرورت تجربہ کار جج اور مستند علماء دین کا بحیثیت جج اور معاونین عدالت مقرر کیا جائے گا۔

(دفعہ نمبر ۱۱) علوم شرعیہ اور اسلامی قانون کی تعلیم اور محجوں کی تربیت کا ایسا موثر انتظام کیا جائے گا کہ مستقبل میں علوم شرعیہ اور خصوصاً اسلامی قانون کے ماہر جج تیار ہو سکیں۔

(دفعہ نمبر ۱۲) قرآن اور سنت کی وہی تعبیر معتبر ہوگی جو صحابہ کرام اور مستند مجتہدین کے عام اصول تفسیر اور علم اصول حدیث کے مسلمہ قواعد اور ضوابط کے مطابق ہو۔

(دفعہ نمبر ۱۳) انتظامیہ عدلیہ مقننہ کے ہر فرد کے لئے فرائض شریعت کی پابندی اور محرمات شریعت سے اجتناب کرنا لازم ہوگا۔

(دفعہ نمبر ۱۴) تمام ذرائع ابلاغ کو خلاف شریعت پروگراموں فواحش اور منکرات سے پاک کیا جائے گا۔

(دفعہ نمبر ۱۵) حرام طریقوں اور خلاف شریعت کاروبار کے ذریعہ دولت کمانے پر پابندی ہوگی۔

(دفعہ نمبر ۱۶) شریعت نے جو بنیادی حقوق باشندگان ملک کو دے دیے ہیں ان کے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔ اگر ایسا کوئی حکم دیا گیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔

مسودہ قانون نفاذ شریعت کے اغراض و مقاصد و جوہ

_____ ملک خدا و پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔

_____ اس کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر قائم ہے۔

_____ اس مسودہ قانون کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک کے اسلامی نظریہ کا استحکام ہے۔

_____ اہل ملک جو بلا امتیاز و عرصہ سے اس نظام کے لئے بے چین ہیں مطمئن کرنا ہے۔

_____ ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ کے ذریعہ امن و امان اور اسلامی مساوات قائم کرنا ہے۔

۱۔ قاضی عبداللطیف رکن انچارج

۲۔ مولانا سمیع الحق رکن انچارج

نفاذ شریعت بل پر کی گئی تقریر

نفاذ شریعت بل پیشے کرنے کے بعد مولانا سمیع الحق نے بلے کے بارے میں مختصر حسب ذیل تقریر

کے۔ جو سینٹ میں کی گئی رپورٹنگ کے مطابق پیش ہے۔ _____ (ادارہ)

○ جناب چیرمین بہت شکریہ ۔ مولانا سمیع الحق صاحب ۔

○ مولانا سمیع الحق ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

جناب چیرمین صاحب ۔ جیسا کہ ہمارے محترم قاضی عبداللطیف صاحب نے فرمایا ، ہم اس بل کے ذریعہ اس مشن کی ان محنتوں اور اس جدوجہد کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں جو برصغیر کے مسلمانوں نے اس ملک میں اللہ کے دین کے قیام کے لئے قربانیاں دیں ۔ اور پاکستان کا معنی لا الہ الا اللہ قرار دیا گیا تھا ۔ پھر موجودہ حکومت نے آٹھ سال مارشل لا کے دوران مسلسل یہی نعرہ لگایا کہ ہمارا اہم ترین مقصد اس ملک میں دین کی بالادستی اور شریعت کا نفاذ ہے ۔ پھر ہم نے قرار داد مقاصد میں اور پالیسی کے راہنما اصولوں میں خداوند تعالیٰ کی حاکمیت کا وعدہ کیا ۔ جسے آپ آئین کا بھی ایک حصہ بنا لیا گیا ہے ۔ قرار داد مقاصد کو کہ اب اللہ کی حاکمیت کیا ہے ؟ وہ یہی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خود تشریح کی ہے ۔ ان المحکم الا للہ

کاحکم اور فیصلہ اور قانون صرف اللہ تعالیٰ کا ہو گا اور صاف فرمایا کہ

وما کان المؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امران یكون لہم الخیق من امرہم
جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے قرآن و حدیث کے ذریعہ ایک حکم سنا دیا اور فیصلہ دے دیا تو کسی مؤمن اور مؤمنہ کسی مرد یا خاتون کو یہ حق نہیں کہ اس کے خلاف وہ رائے دے سکے اور کوئی قانون بنا سکے ۔ پھر تینے سخت الفاظ فرمائے ۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکفرون ۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ہم الظالمون ۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون ۔
اور ظالم اور کافر ، فاسق اور کسی الفاظ اللہ تعالیٰ نے کہے ۔

جناب چیرمین ۔ تو اس بل کے ذریعے ہمارا جو مشن ہے اور حکومت بھی جو اعلانات کر رہی ہے وہ شریعت اسلام کی بالادستی ہے تو اسلامی قوانین کی بالادستی صرف نغز اور خوشنماہیات اور تقاریر اور ذرائع ابلاغ پر اس کی اشاعت سے قائم نہیں ہو سکتی ۔ اس کا بنیادی ذریعہ یہ ہے کہ ہم مقننہ ، عدلیہ ، انتظامیہ ان تینوں اداروں کو شریعت کی بالادستی کے تابع کر دیں تو اس بل میں ہم نے ان تین چیزوں کو بڑی اہمیت دی ہے ۔

(۱) ایک تو مقننہ کو یہ حق نہ ہو کہ وہ کوئی ایسا قانون بنائے جو شریعت کے خلاف ہو ۔ خواہ وہ پارلیمنٹ ہو خواہ وہ قومی اسمبلی ہو ، خواہ وہ سینیٹ ہو ۔ اگر اس نے کوئی ایسی بات منظور کر لی تو اسے عدالت میں چیلنج کیا جائے ۔

(۲) دوسرا ملک کی تمام عدالتیں ہر قسم کے مقدمات خواہ وہ مالی معاملات ہوں یا غیر مالی شریعت کے مطابق

فیصلہ کرنے کی پابندیوں اور جو بھی شریعت کے خلاف فیصلہ کئے گئے، ان کو قانونی حیثیت نہ دی جائے۔
(۳) تیسری بات یہ ہے کہ وفاقی شریعتی عدالت کا دائرہ کار، سماعت اور فیصلہ بہ استثناء ہر قسم کے مقدمات

پر حاوی ہو۔

(۴) چوتھی بات یہ ہے کہ انتظامیہ کا کوئی فرد بھی بشمول صدر مملکت، بشمول وزیر اعظم، شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا۔ اور اگر کوئی ایسا حکم دے دیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ اور اس کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔

(۵) اور پانچویں بات یہ ہے کہ ہم یہاں غیر مسلم حقوق کا بھی صحیح تحفظ چاہتے ہیں ہم ان سب کو اپنے اپنے مذہب کے مطابق فیصلہ کرنے کا حق دیں گے۔ ان کے پرسنل لاء میں کوئی مداخلت نہیں ہوگی۔ اسی طرح غیر مسلم اقلیت کی مذہبی تعلیم تبلیغ، مذہبی قانون کا پورا تحفظ کیا جائے گا۔

(۶) اور آخری بات یہ ہے کہ شریعت نے جو بھی حقوق اسلامی مملکت کے شہری کو دئے ہیں۔ خواہ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم، ان کے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جاسکے گا۔ اور اگر کوئی حکومت اس طرح کے حقوق پر اثر انداز ہونے والے احکام جاری کرے تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔

تو جناب چیئر مین صاحب مختصر بات یہ ہے۔ کہ اس قانون کی غرض و غایت خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک اسلامی نظریہ کا استحکام ہے تاکہ ملک کے تمام باشندے جس نظام کے لئے بے چین ہیں وہ مطمئن ہو جائیں۔ دین خدا خواستہ ہم نے جتنا شد و مد سے اسلام کا نام لیا ہے اور ہم کہتے رہے ہیں کہ اسلامی نظام آگیا ہے۔ اور لوگوں کو نتیجے میں سوائے بدعتوں، کمریشن، برائی اور ظلم و ستم کے کچھ نہ ملا ہو۔ تو لوگ کہیں گے کہ اسلام کا عالم وجود میں اور حقیقت کی دنیا میں بھی کوئی ایسا ہی تصور ہوگا تو اسلام کے ان نظاریں جو لوگوں کا حسین تصور تھا وہ تصور بھی ختم ہو جائے گا۔ اور سمجھا جائے گا کہ اسلام ایسی چیز ہے کہ وہ جاری ہو نہیں سکتی۔ یا اگر جاری ہو بھی جائے تو اس کے مشکلات ختم نہیں ہوں گے۔ بلکہ اور بڑھ جاتے ہیں۔ تو لوگ اسلام ہی سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ اس لئے میں کہتا ہوں خدا ما اس سینٹ کے ایوان کو یہ شرف اور اعزاز دے دیجئے کہ وہ اس بل کو منظور کرے۔ اور پارلیمنٹ کے مشترکہ حصوں میں جو فنیلیٹ حاصل ہو گئی ہے یہ سینٹ کو حاصل ہو سکے گی تو سینٹ کے میرے تمام ارکان بھی اس کی پرزور حمایت کریں گے۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ جناب وزیر انصاف صاحب۔

مکرم الحق